

چون این همسرت و همست اندوی بدید فسخ عویمت دیار هند نمود مولانا و سپس هندوستان آمد
 مولانا خواجگی مرید و خلیفه شیخ نصیر الدین محمود از کلامه مولانا است و انکار مولانا شیخ نصیر الدین
 محمود قدس سره و زوال سرفه مولانا از خوردن برنج و جغزات حسب فرموده شیخ و تبذل انکار
 مولانا با اعتقاد شیخ و راخبار الایخیار مذکور است

خواجہ معین الدین کشمیری ابن خواجہ محمود نقشبندی کشمیری از علمای کبار و مشایخ نامدار
 خطه کشمیر شیخ شریعت و مروج سنت و قلمع البدعت بود در زهد و تقوی و ورع بی نظیر
 مقبول علمای و صلی ای وقت بود بمحرم ملا محمد ظاہر خلیف ملا حیدر و ملا ابوالفتح کلو و ملا یوسف
 مدرس و مفتی محمد ظاہر و مولانا عبدالغنی و مفتی شیخ احمد و غیر ہم علمای کشمیر بدو گردیدگی داشتند
 فتاوی نقشبندی و کثر السعادت در علم شریعت و طریقت در ساله رضوانی در خوارق والد
 بزرگوارش از تصانیف وی یادگار اند در سال هزار و شستاد و پنج هجری حلیت نمود

مولانا سید معین الدین خلیف اوسط سید شاه خیرات علی مشدی کروی متوطن بچجادہ نشین
 احمد آباد ناره کنیت شریفش ابوالخیر است تحصیل علوم متعارف بخدمت مرزا حسن علی محدث لکھنوی
 و مولوی ظورا اللہ فرنگی محلی و دیگر علمای وقت نموده جامع علوم عقلیہ و نقلیہ خصوصاً در فن
 ریاضی شہرہ آفاق بود تمام عمر شریفش بتدریس و افادہ بسر برد و بسیاری علمای نامدار از زیر
 دامن تعلیمش برخاستند با واسطہ عمر خود با وجود کثرت درس حفظ قرآن مجید کرده و بزیارت
 حرمین شریفین مشرف شدہ سند کتب احادیث از علمای آن دیار یافته مسود او راق
 اجازت دلائل الخیرات و حصن حصین ازان جناب حاصل است سوم ربیع الاول سال سیزده
 صد و چہار ہجری با احمد آباد ناره رحلت فرمودہ ہمدران جا بمرقد بزرگان خود مدفون گشت
 روح اللہ روحہ شاعری تاریخ رحلتش چنین یافتہ **۵** معین جہان کرد چون انتقال
 فلک در غم او گریہان دریدہ فرشتہ خصال و حید الزمان بچنین عالمی کس ندید و شنیدہ
 بصیرت بگو مصرعہ سال فوت بپرورش بود رحمت حق پدیدہ اند و فرزند بوجود آمد نہ بیکے
 مولوی سید شاہ قیام الدین کہ بعد فرغ تحصیل بحضور پدر رحلت فرمود دوم مولوی و حکیم
 سید شاہ صدر الدین فارغ اعلم موجود اند سند اللہ تعالی از مولانای موصوفت الرحمہ تصانیف

ذیل مشہور آمد بقیان فی شرب الدخان - ہدایۃ المؤمنین الی سلسلۃ الصالحین - آداب معینہ -
 مرقاة الاذہان فی علم المیزان - ہدایۃ الکونین فی شہادۃ المحسنین - رموز القرآن - شتاء بالتکریر جاشیہ
 صدر - رسالہ علم باری تعالیٰ - رسالہ علم ہیئت - قرابادین - طب مفردات - طب رسالہ طہر متخلل -
 مرزا مقلس اوزبک از شاگردان ملا احمد جندبلائی مستعد و مستحضر در علوم جہل منظرہ بود
 اما تقریر فصیح نہاشت و در اثنای درس او اہای مضحک از سر میر و مروی بقیانہ و کوسہ بود
 صلح و تقویٰ داشت از ماوراء النہر بہند آمدہ در اگرہ مسجد جامع خواجہ معین الدین فرخندی درس
 میگفت و توفیق زیارت حرمین شریفین یافتہ در کہ معظمہ بعمر بیفتا و سالگی حلت نمود -
 مولوی مقیم الدین ساکن ٹانک ابن سلطان محمد ڈوبال پتی سوخیل بن احمد ابن گل محمد
 ساکن علاقہ ٹانک یعنی موضع کوٹ مہربانہ تبار از مولوی دین محمد ساکن ٹانک از میزان اہر
 تائیدی خواندہ پس اتان بخدمت علمای وقت اہنی مولوی محمد مظہر نانوتوی و مولوی عبدالحق
 شمس العلماء خیر آبادی و مولوی احمد حسن پنجابی مدرس مدرسہ دارالعلوم کانپور تکمیل دیکر در سیم
 نمودہ بالفعل کہ عمر شریفش سی سال رسیدہ مدرس عربی درجہ اول مدرسہ شوکت الاسلام
 سندیلہ مقرواند سلیمان اللہ تعالیٰ

ملوک شاہ بدایوسلے از فاضل وقت مرید شیخ بیچو سنجلی بود تاریخ بست و ہفتم حبیب
 سال تصد و شصت و نہ ہجری بعارضہ اسہال کبدی وفات یافتہ در قصبہ بساورد فون گویہ
 پسرش ملا عبد القادر مولف منتخب التواریخ تاریخ وفاتش چنین یافتہ قطع سرد فتر
 افاضل دوران ملک شاہ بن آن بحر علم و معدن احسان و کان فضل بیچون بود در زمانہ ہمالی
 یہ فضل کان بی تاریخ سال فوت وی آمد جہان فضل بیچو

مولانا میر گلان محدث اکبر آبادی نبیرہ خواجہ گوہی خراسانی حاج الحرمین الشریفین
 مرید شیخ جلال الدین ہروی صاحب کمالات ظاہر و باطن و دانشمند شجر بود خصوصاً در علم
 حدیث کہ اجازت آن از سید میرک شاہ شیرازی داشت و میرک شاہ از والدہ خود سید
 جمال الدین محدث مصنف روضۃ الاحباب و او از عم خود سید اصیل الدین شیرازی مجاز بود
 باجملہ صلاحیت میر گلان مادر زاد و دانش مظہر اسماعیلی بود جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

اور بتعلیم شاہزادہ نور الدین محمد جہانگیر مقرر فرمودہ بتعظیم و توقیر تمام پیش می آمد میر نو صوف بھر
صد سالہ در سال نصد و ہشتاد و سہ ہجری با کبر آباد رحلت فرمودہ ہمدرا بخا بد فون گشت یکی
از شاگردانش ملا علی قاریست کہ از مصنفاتش اکثر طلبہ علم ہندوستان مستفید می شوند پس
خواستم کہ این کتاب از ترجمہ شریفش بی برہ نباشد ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی حنفی در
ہرات متولد شدہ علوم رسمیه از علمائے وقت و بعض احادیث مشکوٰۃ از مولانا میر کلان
محدث اکبر آبادی خواندہ بکہ معظمہ رسید و ہما بخا اقامت گزید و از ابو الحسن بکری و سید زکریا
حسینی و شہاب احمد بن حجر شمشی و شیخ عبداللہ سندری و قطب الدین بکی و غیر ہم علمای اندیوار
اخذ علوم نمودہ جامع علوم عقایہ و اقلیہ متبع سنت نبویہ بکتابی زمانہ گشت در سال چہار دہم
از صدی یازدہم بکہ معظمہ رحلت فرمودہ کتب ذیل مصنفہ او از ویادگاراند تفسیر قرآن مجید
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شرح الشفاء شرح الشمائل شرح النخبہ شرح الشاطبیہ شرح الجزیریہ
ناموس بلخص قاموس الآثار الجندی فی اسماء الحنفیہ شرح ثلاثیات بخاری - نزدہما الخاطر القادر
فی ترجمہ الشیخ عبدالقادر شرح فقہ اکبر رضو المعالی - شرح قصیدہ امالی - تخریج احادیث
شرح عقائد نسفی - رسالہ تکفیر فرعون - رسالہ در بیان احوال والدین رسول الشقلین صلعم
المنہاج العلوی فی المعراج النبوی - الایمان فی الاقتدار شرح قصیدہ بردہ - نور القاری
شرح صحیح بخاری شرح صحیح مسلم حاشیہ تفسیر جلالین مسمی بجالین - شرح شفای قاضی بیاض -
جمع الرسائل شرح شمائل - شرح جامع صغیر - حرز الیمین شرح حصن حصین شرح اربعین نووس
شرح التورۃ و الجزیریہ شرح الشرح علی نخبہ الفکر شرح موطای امام محمد - سند اللام فی شرح
سند الامام - شرح مناسک الحج - ترمین العبارة تحسین الاشارة - الخط الاوفی فی الحج الاکبر رسالہ
عمامہ - رسالہ فی حث التره - رسالہ عصا - اربعین حدیث در نکاح چہل حدیث فضائل القرآن
رسالہ ترکیب لا الہ الا اللہ - رسالہ قرآۃ بسمہ اول سورۃ البراءۃ لمصنوع فی معرفۃ الموضوع
کشف الخد عن امر المحضر معدن العدنی فضائل اولیس اقرنی - رسالہ در احکام سب اشخین
اسم الفوارض فی ذم الروافض - فتح باب العنایۃ فی شرح النقایۃ - الاحادیث القدسیہ
والکلمات الانسیہ - اعراب القاری - تذکرۃ الموضوعات بتعید العلماء عن تقریب الامرا -

حرب الاعظم حاشیہ مواہب لدنیہ شرح عین العلم وغیرہا

میان مخدوم احمد آبادی نامش مولانا شیخ احمد بن شیخ برہان بن ابو محمد بن ابراہیم بن محمد خان غوری است محمد خان از اولاد سلطان معزالدین محمد مشہور سلطان شہاب الدین محمد غوری بود حکومت ناگورانتی داشت مولانا احمد بدعی مستجاب شیخ احمد لکھنؤ احمد آبادی متولد شدہ بیامی شیخ موصوف بنام احمد موسوم گشت وی از علمای صوفیہ دیار گجرات است علوم ظاہر از مولانا صدر جہان گجراتی اکتساب نموده در دوازده سالگی بہ شرف اداوت حضرت سراج الدین ابوالبرکات سید محمد المشہور پشاور عالم قدس سرہ شرف گشتہ و دوازده سال در خدمت ایشان صرف نمود و دوازده سال دیگر با مور ظاہر و باطن مشغول بودہ بتاریخ نسبت دوم ربیع الثانی سال ہشتصد و ہشتاد ہجری بعد طی نمودن شصت و چہارم جلد زندگانے بعالم جاودانی ارتحال فرمودہ وہ محلہ تلج پور محلات احمد آباد گجرات مدفون شدہ در لفظاً آخر الاولیاء تاریخ رحلتش یافتہ اند

حرف النون

مولوی سید ناصر الدین محمد ابوالمنصور دہلوی امام فن مناظرہ اہل کتاب بن سید محمد علی ابن سید فایز علی از علمای اعلام ہندوستان در فن مناظرہ مہی دستگاہی کامل وارد دیار ماتش در فن مناظرہ علمای وقت متفق اند کہ تصدیق این بیان از سالہ عین الیقین شدن می تواند باقیسان نصابی بارہاد مناظرہ غالب آمدہ وی از اولاد سید عبد الغفور قاضی سکت پور کہ وطن قدیمش قصبہ سید آباد عرف وای پور رضاف قنوج است پدرش سید محمد علی میرنشی زریڈیشٹی ناگپور بودہ دران جا سید ناصر الدین محمد ابوالمنصور متولد شدہ اکتساب علوم از والد ماجد و جدا مجد خورد نمودہ توراہ و انجیل با تفسیر عربی و یونانی از علمائے اہل کتاب خواندہ بسیاری کتب بجواب علمای اہل کتاب تالیف فرمودہ گاہی طارست کسی نکرده مگر چندی بہ صاحبت لواب جہانگیر محمد خان رئیس بھویال امتیازی داشت اکنون عمر شریفش شصت و چہار سال رسیدہ تفسیر قرآن مجید بزبان فارسی می نویسد و تفسیر آیہ کریمہ با حدیث صحیحہ مطابق می نماید و شہادتش از توراہ و انجیل سے آرد و در حقیقت

کا لیست اہم اللہ تمہ سید موصوف الملقاب بدختر مولوی محمد مہدی نزیل کا پور کہ بعلم و فضل خود
 شہرہ آفاق ہو کہ خدا شدہ دو فرزند نامی و گرامی دارد و یکے مولوی سید نصرت علی دوم سید
 ناصر علی و بالفعل باہل و عمیال بدہلی قیام پذیرست سلمہ و اولادہ تصانیفہ العالمیہ
 نوید جاوید بجواب سوالات مختلفہ عیسائیوں دولت فاروقی و تاریخ بیت المقدس عقوبۃ اہلین
 جواب ہدایۃ المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین استیصال جواب رسالہ مسیح الدجال مصنفہ
 ماسٹر رام چندر رقیۃ الوداد جواب نیازنامہ پادری صفدر علی محسن و ادوی جواب لغت
 طنہوری عماد الدین پادری العام عام جواب آئینہ اسلام ساخت پادری یونس انعام انصام
 جواب تفتیش الاسلام مصنفہ پادری راجس تصحیح التاویل جواب تفسیر مکاشفات پادری عماد الدین
 اغوا قرآن جواب اعجاز قرآن مصنفہ ماسٹر رام چند میزان المیزان جواب میزان الحق پادری فتنہ
 مجموعہ و عطا یادداشت شلاق فی رد تہذیب الاخلاق حزر جان جواب رسالہ اہلیت
 قرآن مصنفہ عبد اللہ رتم عیسائی بیان بجواب سوالات و روانہ گانہ نصاری مصباح الابرار
 فی رد فتوح الاسرار مصنفہ پادری فخر تادیب طوئے تحریف تشویش اقصیس محاکمہ
 عقوبۃ الضالین و ہدایۃ المسلمین تصحیح التاویل تصحیح البیان در جواب تفسیر القرآن مصنف
 سید احمد خان رسالہ الحق ترجمیل النزیل تفسیر قرآن زیر تالیف تنزیہ الکاملین انکشاف تریاق
 مولوی شاہ تھن غازی پوری نامش شاہ محمود ابن مولانا شاہ حسام الدین مانلی پوری
 جامع علوم ظاہر و باطن بود بعد وفات والد ماجد خود در سال ہشت صد و پنجاہ و سہ ہجری
 بطور سیاحت انانکپہ رغان پور زمانہ قدم آوردہ نصیر خان لوجانی حاکم غازی پور بمعانب
 کمالات ظاہر و باطن وی معتقد شدہ دست امدت بدامن بعیش زندہ و از بارگاہ دہلی ویرا
 بعد ہیر عدل غازی پور نامور کنا نید تمامی عمرش بغازی پور بسر گشت و در سال نصد و پنج ہجری
 رحلت فرمودہ بغازی پور مدفون گردید اولادش بجلہ قاضی ٹولہ منجھات غازی پور موجود اند۔
 مولوی نجم الدین خان کاکوروی ابن مولوی حمید الدین از خاندان ملکزادگان علویہ قصبہ
 کاکور لیست عالم یگانہ جامع فضائل چہارگانہ منصب قضی اقصاۃ کلکتہ ممتاز بود معہذا بتدریس و
 افادہ طلبہ علوم بغایت می کوشید تصانیف و تالیف جلیلہ از یادگارانش نمودگی از سرمایہ

علمی اوست کہ وی رحمہ اللہ تاریخی بدیع و روفاات شاہ غلام قطب الدین الہ آبادی انکا کرمیہ دین
 یخرج من بیتہ الکتیہ بہ نعمیہ و تخرجه برآوردہ خالی از لطافت نیست تقریش بلقظہ بجبارت عربی
 تفویض قلم سوانح نگاریشو و کما نقلہ المولوی رضا حسن خان الکا کوروی فی رسالہ مطروح الاذکیا و ہو
 حامد او مصلیا و مسلما توفی الادیب المحقق والاریب المدقق و حیدر بہرہ و فرید عصرہ سند الشعرا و ابلیغ
 الفصحا و صالحا صوغ التبر الاحمر الشائہ الفائق المنیع و ناظما نظم الدر و الجواہر شعرہ الرائع الیبلغ
 تا شرک من یخبرہ فی النوادی بذالی اشعارہ باللسان الفارسی و الفصادی بذالشیخ غلام قطب الدین
 العباسی الالہ آبادی بذالشیخ ذیقعدۃ المنسلکتہ فی شہور السنۃ السابقۃ و الثمانین الواقعۃ فی المائۃ
 الثانیۃ من الالف الثانی من الحجۃ النبویۃ علی صاحبہا الالف الصلوۃ و التیمۃ بعد ما خرج من
 وطنہ المالوت مریدا لادراک حج بیت اللہ و زیارۃ قبر نبیہ و مصطفاه فی رفقہ صلی او تبعہ القیاد
 و طی مراحل البرزخی ان قعد غارب مرکب البحر فلما وصل الی بلاد الحجاز و نزل من ظہر ذلک الجواز
 و لم یکن جینتہ آوان الحج و ادار نسک الحج و الحج فی المکۃ المعظمۃ لیمتہر فاقام فیہ شہور ثم سار فی الطیبۃ لطیبۃ
 نادھا اللہ تعالی بہا و ذورا حۃ تشرف بتبصیل عقبۃ النبی علیہ الصلوۃ و السلام و زیارۃ قبور بعض
 صحابۃ و اہل بیتہ المدفونین فی ذلک المقام فاذا قرب الموسم فرمی معا و دا الی ام القری فلحقہ
 فی بعض منازلہ المرض الوعیل و ضرب علیہ طبل الرحیل اسے ان المائۃ انشد فی تلک البقعۃ المبارکۃ
 و دفن ہناک اللہم ارض عنہ بنتی کریمک و رضاک و سدودہ و علیہ سجانہ اجرہ حیث وقعت الکتیہ الکریمۃ
 و من یخرج من بیتہ ہاجرا الی اللہ و رسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع علیہ اجرہ علی اللہ و کان اللہ غفورا
 حیما التی نزلت فی جنذب ابن حمزہ حملہ نبوہ علی سریرہ متوجہا الی المدینۃ فلما بلغ التسیم شرف علی الموت
 انصفق یمینہ علی شمالہ فقال اللہم ہرکک و ہذہ لرسولک ابانک علی ما بایع علیہ رسولک فمات حمیما
 کما ذکر فی البیضاوی وغیرہ من کتب التفاسیر متاسبۃ نشان ذلک العالم الامام و الحبر
 المقام بل یخرج منها تاریخ عام و فائۃ بصفتہ غریبۃ معجبۃ الانہام و طریقہ ان یقال فی معنی قول
 تعالی و من یخرج من بیتہ ان لفظ من باعتبار عدوہ الذی ہو تسعون و یخرج من عدو لفظ بیتہ
 اربع مایۃ و سبعمۃ و شتر فیبقی ثلثمائۃ و سبعمۃ و عشرون مہاجرا الی اللہ و رسولہ و الحال انہ مہاجر مجموع
 ذلک الی اللہ و رسولہ من جہۃ اعداہ الی اربع مایۃ و اربعۃ عشر اسے تلک الاعداد الباقیۃ

۱۰

بعد الاخراج فقصر سبعاً وواحداً وربعین ثم یدرکہ الموت ای یصل عدولفظ الموت وهو از بجماعت و
 ستہ واربعون فالجموع الف و مایہ و سبعمہ وثمانون الذی ہی سنتہ ارتحال ذلک العلام اسے
 دارالسلام دیعلم ان ذلک تقدیر الغزیر العلیم حدیث وودع رکاز ہذا البدیع فی زوایا کلامہ القدیم
 لیستخرج المعتمد بجلد المتین عبیدہ محمد نجم الدین غفر اللہ لہ ولا بوید و حسن الیہما والیہ انتہی نجم الدین
 خان قاضی القضاة بروز سہ شنبہ سیزدہم ربیع الثانی سال یکترار و دو صد و بست و نہ ہجری
 مولوی حکیم الدین صدر لصدور و مولوی علیم الدین صدر لصدور و مولوی خلیل الدین سفیر
 شاہ او دوسرہ اعقاب سہوالا نقاب گذاشتہ رحلت فرمود مولوی فتح علی جوہری چندی قطعہ
 تاریخ فوٹش بسک نظم کشیدہ انا بجملا نیست قطعہ بحر حکمت شمس ملت نجم دین قاضی قضاة
 چونکہ در باغ جہان باغ و گلین ہمدوش گشت بہ سرفرو بردم بی تاریخ و در گو شرم رسیدہ علم و فضل
 و درس و زہر و دین ہمہ رو پوش گشت

میر نجم الدین بہکرمی ابن میر محمد رفیع رضوان شاگرد و ہمیشہ زادہ مخدوم نجم الدین جامع
 فضائل و کمالات بودہ در حیات استاد مدرسہ علمی نجو شایستہ آراستہ جمعی طلبہ را کمال رسانیدہ
 تصانیف غریبہ دارد و بجملا آن در نتیجہ رسالہ منطقہ موسومہ یک روزی رسالہ بہ از و بزرگتر مشتمل بر
 ہشتہ و یکروز تصنیف کردہ و در فارسی طوطی نامہ را بہ از بخشی بقید نشر کشیدہ اشعار نیکو
 می گفت و عزت تخلص میکرد در سال ہزار صد و شصت و یک گشت

مولوی نجم الدین چریاکوٹی ابن مولوی احمد علی ابن شیخ غلام حسین ابن شیخ سعادت
 عباسی چریاکوٹی تمام کتب درسیہ را با استعداد کاملی و مهارت تام از پدر بزرگوار آموخت و در
 تکمیل تحصیل زیاد داشت ضامن کتب و توسیع دائرہ بحث مسائل و اقامت حج و ولایت لفظ
 نبود در ابتدا شغل تعلیم داشت کنون بہ ان داری توجہی ندارد ایشان نظم و شعر فارسی را
 بطبع و الالیش رجحانی رودادہ چنانچہ ہنریگانہ و بنظم نادر زمانہ است از تصانیف اینقہ
 و سہ رسالہ ہفت اقسام حسینی در صرف و اعراب اربعہ و نحو متداول و معارف آمدیار
 است شہنوی فیض الہی ہم پلہ نیرنگ عشق و شہنوی چار ضرب بحالات مختلفہ و کتابے
 در عرض و قالیہ و نسانہ سیلاب تاریخ طغیان اکب کہ بسال ہشتاد و ہشتم صد سے

سین و هم بجزت بمقام اعظم گذران چو ش در یای تونس پیدا آمده بود و نمسه محمدیه در بیان مسلام
 رسول اکرم صلی الله علیه و آله و سلم نیز از طبع زاو وین مطلع نشوی فیض الهی انیست س خداوند
 بجولان معانی بکیت خامه ام ناده روانی بنهم دران مثنوی بتوصف تصبه چیریا کوٹ گفته
 چیریا کوٹ خوانندش عوامش بدولیکن یوسف آباد است تاش بد فلک تا طرح این آباد بنهاد
 ز خاک پاک جنت کرد بنیاد بد چراغ آسمان روشن زد و دوش بد جنت میرسد مردم در و دوش بد
 و له از مثنوی چهار ضرب س می هر زیم بکام قلم بد گردش در آورده جام قلم و له چنان تنگ شد
 عصه رزمگاه بد که از دیده بیرون نمی شد نگاه و له زجا بجنبه و در گردش است قبله نما بد بجای
 خویش غریبم در وطن بی تو و له اگر نام من بی نشان جوی برسی بد امین پس است که آواره
 خانمان هستم بد سلمه آمد

مولوی نجف علی جبری سلمه المشاطی صاحب تاج العلماء محمد نجف علی خان ابن محمد عظیم الدین قاضی
 تصبه جمهر از کار فضیله روزگار بارگاه نواب حسین الدوله وزیر الملک محمد علی خان بسا در
 صولت جنگ فرمانروای محمد آباد و ننگ بسک ملا انان منسلک و در قابلیت و استعداد
 علمی مشارالیه اقران است ذہن و قادر و طبع شامعانه و تصانیف کثیره دارد از جمله کافل الاسعاد و
 شرح قصیده ہانت سعاد و تکرار صولت فاروقی زائد از پنجاه ہزار شعر بہ بحر متقارب و بحر الکلام
 شرح مقامات حریری بزبان عربی بصنعت اہل و تفسیر غریب و شرح دیوان متنبی و شرح حماس
 و حاشیہ مطول و نیز شرح و سائیر یازندی رمان و سفرنگ شرح دیگر و سائیر در زبان
 و علاوہ ازین پنجاه رسائل بالسنہ نمسه کردی و یازندی و عربی و فارسی وارد و عبارت از ان است
 مصنفات مکرر وی ہستند و بسال دوازده صد و نو و پنج ہجری از بارگاہ آقا سے نامدار
 مامور شدہ است کہ تصانیف ثلاثہ یعنی ہانت سعاد و قصیدہ برودہ و قصیدہ انالی بین المطول
 و الاختصار ہر قصیدہ ساسہ سے شرح بزبان عربی و فارسی وارد و ہر نگار و تا عموم افادہ را
 ضمین و کفیل باشد اللهم لیسر ولا تعسر

مولوی نجف علی سنیللی ابن بدوش علی بن چودھری نصرت اللہ شاگرد مولوی حمید علی
 سنیللی بود و مذہب شیعی و پیشہ لوری داشت کتابی در تاریخ خاندان سائی و حول پور تصنیف

نمودہ بتاریخ بست و ہشتم ذیحجہ سال دوازده صد و پنجاہ و پنج ہجری برض فلج وفات یافتہ۔
مولوی نصر اللہ خان ساکن خورجا قبیلہ فاغنے خوشگلی نامش عبدعلیم بود و جدت مولانا
 احمد علی چریاکوٹی وغیرہ علمای عصر کتاب علوم متداولہ رسمیه کردہ استعداد کامل حاصل نمود
 و مدام بمزاولت علمی می پرداخت در سرکارانگریزی بعدہ ڈپٹی کلکٹری معزز بوده بعد تحصیل
 حق تقاعدانان سرکار سرکار نظام حیدرآباد بمنصب صدر تعلقہ دار سر فزازی یافتہ کتاب
 ارشاد البلید فی اثبات التقلید و شرح رباعیات یوسفی و طب و شرح خلاصہ کیدانی و فقہ
 وغیرہ رسائل از تالیف وی اندلسال دوازده صد و نو و نہ ہجری وفات یافتہ

مولوی نصرت علی خان دہلوی قیصر تخلص ابن مولوی ناصر الدین محمد ابو منصور
 امام فن مناظرہ اہل کتاب بن سید محمد علی ہفتدہم شوال سال دوازده صد و شصت و چہار ہجری
 متولد شدہ علوم رسمی با استعداد حاصل نمود ماہر زبان فارسی و عربی و ترکی و انگریزی و ہندوستان
 مطبعی بنام نصرت المطابع اجرا فرمود کہ انان نصرت الاخبار و ناصر الاسلام و مہر درخشان
 جزائہ ہندیہ و عربیہ و فارسیہ شائع می شوند باجملہ صاحب ترجمہ بلیاقت ذاتی خود شہرے تمام
 در ممالک ہندو ایران و روم و مصر و فرنگستان پیدا کردہ و از بارگاہ سلطان روم عطا سے
 تمغای مجیدیہ فی زمانہ امین الاقران ممتاز است تصانیف مشہورہ تصنیف عام در تعلیم زبان اردو
 و فارسی و عربی و انگریزی نصرت اللغات در لغات اردو و فارسی و عربی و انگریزی مرآت
 السلاطین در بیان حالات تاریخی سلاطین روی زمین مع تصویر ہر یک نقشہ عمارات مشہورہ
 جو اہرلی بہار سائہ خوشنویسی مشملہ خط نسخ و تعلیق و کوفی و شکست و شفیعہ و حنی و طغرا
 و گلارہ وغیرہ سراب عالم اسباب در ذکوئی ثبات بودن دنیا و مافیہا تبصرہ تاریخ سلطنت
 روم چہا ہرزو اہر مشملہ قطعات مختلفہ ریختہ قلم خوشنویسان نامور احسن الدلیل فی معلومات
 التوراة و الانجیل بطور فرہنگ ہر دو گلستہ شاداب در مناظرہ اہل کتاب کلمہ الحق قصہ حضرت
 منصور بہ تطابق حالات عیسی علیہ السلام رحمت عظیم در ذکر ادبیات کرام گلستہ رؤسائے
 حالات تاریخی نوابان و راجگان ذخیرہ حسنات مشملہ غزلیات شعرائی عربی و فارسی و اردو
 و درج سرور انبیاء علیہم السلام تاریخ انگلستان صلح فلاح در ترغیب کلمح ایامی تاریخ

مدینه منوره و مکه معظمه اتالیق و تعلیم زبان ترکی اردو فارسی عربی انگریزی انشاء نصرت بزبان
فارسی اردو و عربی تعلیم بلا معلم معکم حیل زبان تحریف انجیل ضیاء النورین تحطیه معیار ذخیره نصرت
نصرت العلوم و الفنون -

قاضی نصیر الدین گنبدی دانشمند متبحر و درویش کامل بود چیزی از دنیا نداشت و بارها
دنیا اتفالی نمی کرد گویند که طلبه علوم ایشان نه بخیر در خاتمه گرفته می ایستادند تا بسبب ضعف قاف
برزین نیفتند منقول است وقتیکه قاضی شهاب الدین حاشیه کافی نوشته خدمت او فرستاده
التماس نمود که ایشان این حاشیه را درس گویند تا قبول دیگر یابدوی بجهت غلبه اشغال باطن ما
برای سد باب بحث و نزاع نظر اجمالی بر آن انداخت و گفت خوب نوشته اند احتیاج درس
گفتن با نیست تفرش در جوپور است

مولانا نصیر الدین محمود اودهی ابن علی بن عبداللطیف یزدی در خطه اوده ولادت
یافته اولاً پیش مولانا عبدالکبیر شروانی که از دانشمندان وقت بود تاهدایه و بزودی تحصیل نموده
بعدها نان پیش مولانا افتخار الدین محمد کیلانی از بهر علی نقیسی بمسول آورده در بسبت پنج سالگی
ترک دنیا نموده بجهت اختیار کرده بر ریاضت و عبادت پرداخت و بجز چهل سالگی از دیار اوده
به بلخ آمد سعادت امدت حضرت شیخ نظام الدین اولیا مشرف شده اشهر و اعظم خلفای
حضرت موسوف و صاحب ولایت و بهی گشت چنانچه حالات شکر وی در اخبار انجیل
و تذکره الاصفیا تفصیلاً مذکور اند تاریخ هیزدهم رمضان سن هفتصد و پنجاه و هفت هجری
رحلت فرمود رحمة الله علیه

قاضی نصیر الدین برهانپوری ولد قاضی سرخ الدین از مشاهیر فضلاء عصر است
در هیزده سالگی شکر داشت خان مخاطب افضل خان شیرازی را لزوم کرد شیخ علم الشکره اعلم علمای
آن وقت و نیز خسرش بود و با بر نیامدی چون قاضی بهر قسم حدیث را ترجیح میداد و انکار قیاس
می نمود و حدیث علمای استی کاتبی از بنی اسرائیل را موضوع میگفت شیخ علم الله با وجود نسبت
و امامتیش فتمری بسوختن و شستنش داده حضرتی نوشت غیر از شیخ محمد فاضل الله و شیخ عیسی که از
اعاظم مشایخ آنجا بودند همه علماء بر آن مهر کردند چون خان خانان محمد قاضی بود و آن دو عالم

مہر نکر و تہ مفرکش زرسیدہ پس وقتیکہ جہانگیر بادشاہ برخانخانان اعتراض فرمودہ و مدعیان آن ماجرا
 بعرض رسانیدند فرمان بطلب قاضی نصیر الدین و شیخ علم السید شیخ نزو ابراہیم عادل شاہ
 بہ بیجاپور رفت و قاضی بہرستان شافعی بطوف حرمین و زیارت ائمنہ شریفہ فائض شدہ
 بعد پنج سال غم وطن خود جہاز بدست فرنگیان رفت فرنگیان کمالات قاضی شنیدہ نزد بادشاہ
 خود بردند او بیکدی بالیست بجانیاورد و گفتندش چرخدست سلطان تکر دی گفت آدابیکہ شما بجا
 می آرید ز ما نمی آید از انجا رہائی یافتہ بہ بیجاپور رسیدہ ابراہیم عادل شاہ دوسہ کردہ استقبالش کردہ
 با خود برد جہانگیر بادشاہ این ماجرا شنیدہ فرمان طلب فرستاد و حکیم خوشحال پسر حکیم ہمام را تاکید
 فرمود کہ ویرا روانہ آرد و کند طوعا و کرہا انجا روانہ شدہ بہ برہانپور وطن خود رسید و غم بالجزیم کرد کہ
 از خانہ بیرون نیاید و خلال این حال شاہجہان از طرف والد خود بصوبی کن ہر فرار گشتہ وارد برہانپور
 شدہ قاضی را طلب فرمود قاضی انان ابانمود آخر حیلہ حوالہ نزد شاہ ہزادہ شاہجہان آمد و آداب
 بجانیاورد شاہ ہزادہ آنرا بخاطر سنجیدہ فرمودہ قاضی مشتاق تو بودیم گفت بچہ بہت فرمود کمالات
 ترا شنیدہ قاضی گفت آن حالت در من نمائندہ با جملہ صحبت بہلال کشید قاضی را جبرار و از درگاہ
 نمودند چون بمستقر الخلافہ آگرہ رسیدہ در راہ کہ سواری بادشاہ از باغ سوہی دو ٹخنہ اندیرفت ملازمت
 نمود ارادہ تسلیم کرد بادشاہ دستش گرفتہ با نحو شش کشتی پس ز چند روز خصمت برہانپور یافتہ
 بقیہ ثمر در مضیات آئی بسر بردہ در سن ہزار و سی و یک ہجری در گشت

مولوی سید نصیر الدین برہانپوری الملقب بعبید اللہ علیہ رحمۃ اللہ جامع کمالات نبوی و نبوی
 ماہر علوم صوری و محنوی فاضل فضل محمدت اجل نقیہ اکمل خلف و تلمیذ سید جلال الدین عرف
 اللہ والی صاحب برہانپور سیت و سید جلال الدین ازاکا بر عرفای عمد و اعلا ظم زہاد شاگرد رشید
 مولانا شاہ عبد الغزیز دہلوی بود سید نصیر الدین فقہ و حدیث و تفسیر از والدیاجد خواہ خذ کردہ کامل
 کمل گشت تصانیف کثیرہ دارد از انجملہ کتب ذیل مشہور اند۔ ذریعۃ الاستشفاع فی سیر
 سید المطلاع۔ مستوفی المحقوق فی ذم العقوق۔ روضۃ الریحان فی فضائل رمضان۔ صاعقۃ الزاہم
 علی الفرقۃ الوہابیۃ الکذابیہ۔ ایضاح الترادد۔ ساطع الانوار من کلام سیدالابراہیم تفسیر فی مہمات
 التفسیر۔ برہان المدی فی تفسیر الرحمن علی العرش استوی۔ لباب النقلح۔ برہان ساطعۃ

تنبیہ الاحیاء کشف المعضلات رفالیہ مقامتین۔ وغیرہ و فائش بسال دوازده صد و نود و دو
و ہجری دربرہا پور وقوع یافتہ رحمۃ اللہ علیہ

مولانا نظام الدین محمد بدایونی قدس سرہ نام نابیش محمد بن احمد بن علی البخاری لقب
ادسلطان المشائخ و نظام الدین اولیا است وی خلیفہ شیخ فرید الدین گنج شکر از محبوبان مقربان
درگاہ الہی بود او صفات حمیدہ او بدفاتر گنجائش ندارد جدا و علی بخاری وجد مادرش خواجہ عرب
ہر دو از بخارا آمدہ مدنی بلاہور بودند بعدہ در بدایون سکونت اختیار کردند پدروی خواجہ احمد در
صغرسن از سرش رفت مولانا چون بزرگ شد والدہ ماجدہ اورا در کتب سپرد کلام اللہ خواند
دیگر کتب خواندن آغاز کرد در صغرسن کہ عمرش بدوازده سال رسیدہ بود کتب لغت می خواند
بعمانان بقصد تعلیم بہرہی آمد و تحصیل علم کرد و پیش شمس الملک کہ صدر ولایت بود تلمذ کردہ علم ادب
و حدیث خواند طلبہ علوم ویرا نظام الدین بجائش می گفتند زان بعد شوق ارادت شیخ فرید الدین
گنج شکر با جود حق رفت و وی دران زمان بست سالہ بود شش سیبایہ قرآن مجید پیش شیخ
فرید الدین تجوید کرد شش باب از عوارف نیز سندرود تمہید ابو شکور سلمی و بعض کتب دیگر نیز پیش شیخ
خواند بعدہ بانعت خلافت مشرف شدہ بہرہی آمد و قبولیتی کہ ویرا دست داد اظہر من الشمس است ان
تفضل آن کتب سیر اولیا و ملفوظات و مکتوبات مشائخ کرام مملو از بتاریخ سیزدہم ربیع الآخر
سن ہفتصد و بست و پنج ہجری رحلت فرمودہ بہرہی مدفون گشت یزار و تیرک

شیخ نظام الدین ایٹھی در ابتدای حال تحصیل علوم بکتابہ مروجہ بخدمت شیخ معروف
چشتی جوینوری نمودہ کہ مرید مولانا آمد و شارح کانیہ وغیرہ بود چونکہ فطرت عالی داشت ہموارہ
چشم بر ورق بستہ و دل بحق پیوستہ بود سلوک و جذب دروسے ہم پیوستہ از ملازمت ذکر و
شغل باطن غافل نبود آخر مرید و خلیفہ شیخ معروف موصوف گشت و از شیخ رخصت ارشاد
و تکمیل یافتہ بقصبہ ایٹھی پابدامن قناعت کشید جز بمسجد جامع حی جای زنتی لگاہ گاہے
بخیر آباد بنا بر زیارت مزار مخدوم شیخ سعد و ملاقات شیخ اللہ یا خیر آبادی یا بہ گو یا مو بقریب
آشنای قاضی مبارک گو یا موی قدم رنجہ فرمودی وی از سماع یرہیز کردی و مریدان را نیز
اننان منع نمودی و فرمودی کہ در اختلاف پرا باید افتاد اگر تقلید کنند باید کہ تقلید اوائل و

کلان تران کنند مادی و در عبادات و معاملات بر کتاب احیاء العلوم و عوارف و رسالہ مکبہ و
 آقاب المریدین و امثال آن بود و پیش از نماز جمعہ نماز ظہر را بجماعت میگذارد و بعد از آن
 نماز جمعہ خواندی و در خطبہ اصلاح پادشاهان بنودی مرید ہم بر سبیل بندت گرفتگی و شغل نگفتی
 و تلقین نکردهی ملا عبد القادر بدایونی رحلت وی در سن نصد و ہفتاد و نہ و شیخ عبد الحق محدث
 دہلوی و فائش درستہ احمدی و ثمانین و تسعمائے نوشته با آنکہ ہر دو معاصرند و اللہ اعلم بالصواب
شیخ نظام الدین تہانیسری بن شیخ عبدالشکور عمری تہانیسری جامع علوم ظاہری و باطنی
 حاوی کمالات صوری و معنوی واقف رموز شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت مرید و
 خلیفہ شیخ جلال الدین تہانیسری بود غرائب علوم ہجو کیمیا و غیرہ می دانست چونکہ مصارف
 او از آمدنی زیاد بود بسعایت حاسدان اکبر شاہ ویرا دو بار از ہند جلای وطن کردہ و با خراج اول
 بحرین شریفین رفتہ بعد شرف زیارت ہند واپس آمد چون بہرہا بنپور رسید شیخ عیسیٰ سندھی
 مع اعیان خود پارہتہ استقبال او کرد و از مستفید و مستفیض گشت و در اخراج دوم ہجرت رفتہ والی
 انجام برداشتہ شرح سولخ امام غزالی و شرح لمعات و تفسیر نظامی و رسالہ حقیقت و رسالہ بلخ و غیرہ
 از تصانیف وی یادگار اند بسال ہزار و بست و چہار ہجری رحلت فرمودہ مرقدش ^{ہست} بلخ است
ملا نظام الدین سہالوی فرزند سوم ملا قطب الدین شہید سہالوی است تحصیل علوم متعارفہ
 بعد شہادت والد ماجد خود از حافظان اللہ بناسی و مولوی قطب الدین شمس آبادی نمودہ
 فاتحہ فراغ پیش مولوی غلام نقشبند لکنوی خواند بالجلد وی در فرزندان مولانا نامی شہید و حید عصر
 و فرید و ہر جامع علوم ظاہر و باطن بود کہ بمقابلہ تدریس او گرمی تدریس ہمہ مدرسین و فضیای دیار
 فرو نشست مردمان اقطار و ہصار بعیدہ از اطراف و جوانب مشارق و مغارب ہر روز تہ علمیش
 مستفید و بہرہ اندوز شدند تا اینکہ در تمام ہندوستان کسی باشد کہ از احاطہ تلمذ وی و فرزندانیش و
 شاگردانش بیرون افتد و معقولات و منقولات کتب بسوط تصنیف فرمودہ و بخدمت سید
 شاہ عبدالرزاق بالنسوی قدس سرہ شرف بیعت حاصل کردہ استفادہ کامل برداشت حضرت
 سید قدس سرہ و یاریگی از افراد ان الدین آمنوا و عملوا انصالحات می شمرد عالمی را از علوم و معانی
 باطن خود مستفید گردانید و خلقی کثیر بخلقہ بیعت او درآمدند و بچہ غیر از علماء و فضلاء نامدار

از فاضل تربیت و تعلیم وی بر خاستند معذای رحمہ اللہ تعالیٰ بنفوس و بی نفسی نظیری نداشت
 و خود را تا چیز محض می انگاشت و شب و روز بعبادت در ریاضت می پرداخت نعم حمادی الاولی
 سال شصت و یکم بعد صدی یازدهم ازین جهان فانی بعالم جاودانی شتافت اگر چه امد بنعمیم الجنات
 تصانیفہ الرایقات حاشیہ شرح ہدایہ الحکیمہ مصنفہ علامہ صدیق الدین شیرازی شرح مسلم الثبوت
 صبح صادق شرح منار شرح میا زریہ - حاشیہ شمس بازغہ - حاشیہ شرح عقاید دولانی یلقوظات
 شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرہ

قاضی نظام الدین احمد آبادی کجراتی ابن مولانا نور الدین بن شیخ محمد حافظ قرآن فاضل
 محقق و مدقق در فن ریاضی دست رسا داشته ہمہ وجوہ لائق در انشا و شعرا زہمہ فائق بود و بصحبت
 سلاطین و امرا رسیدہ از حصول خلایع فاخرہ و فیل مباهی شدہ در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و یک
 ہجری بمنصب قضای احمد آباد از پیشگاہ شاہ دہلی سرورازی یافتہ راجع وطن گردیدہ در اجراء حصہ
 احکام شریعہ بدل جہد نمودہ در سن ہزار و یکصد و شصت و سہ ہجری تبحرانہ کفار کہ اندرون شہر
 بحاکم شاہ پور متصل مسجد احداث کردہ بودند و ہنگام نماز و اذان ناقوس سے لوہ تختہ و مسلمانان را
 اذیت می رسانیدند با وجود غلبہ کفار بلا اعانت صوبہ دار با جماعت مسلمین بران تبحرانہ تاخت
 مسیار ساخت از استماع این خبر احمد شاہ بادشاہ دہلی خوش گردیدہ خلعت خاصہ و فیل مادہ
 فرستاد و دوازدهم ذیقعدہ سال یکہزار و یکصد و شصت و پنج ہجری از عالم فانی بسرای جاودانی
 رحلت فرمودہ و در پہلوی بہر طرف شرقی مدین شہر رسالہ تفضیلات عالم در سالہ میزان الساعۃ
 و تفصیل از فصول در سالہ تمویہ و رسائل دیگر انایشان یادگار مانده

شیخ نظام بران پوری تلمیذ تاسف نصیر الدین ہریانپوری بر تبتہ اعلیٰ کہ عالمگیر بنظم صوبہ دکن
 بعالم شہزادگی ستعین بود شیخ را با خود ملازم گرفتہ شیخ قریب چہل سال بخدمتیش ماندہ بمنصب ہزار و
 پانصدی سرورازی یافتہ در فتادی عالمگیری سعی فراوان نمود از کوشش و دیگر ککالیف معفو بود
 ہائیکہ سنین عمرش از تمانین تجاوز کردہ در قومی تفاوت نداشت

قاضی نظام بدخشی صلش از بدخشانست شاگرد بلا عصام الدین نیز از ملا سعید مستفیذ شدہ
 عالم فانی بدخشان و ماوراء النہر بود در تصوف و سہرہ دانی داشت و بخدمت شیخ حسین خوارزمی

بیعت نموده نهم محادی الثانی سال نصد و هشتاد و دو هجری بمقام خان پور مضافت جو پور بکلازست
جلال الدین محمد اکبر بادشاه باریاب شده رعایت بی اندازه یافت ویرا اولاد قاضی خان و ثانیا
غازی خان خطاب دادند فصیح زبان و خوش بیان بود تصانیف معتبره دارد از آن جمله رساله در علم
کلام و بیان ایمان تحقیقی و تصدیقی است در شرح عقاید حاشیه نوشته و در تصوف رساله متعدده
تصنیف و تالیف کرده وی اول کسی است که سجده تحیت پیش بادشاه در فتح پور داد انمو و اعوذ
باشد سن شروال فسا و بسن هفتاد و سی سال نصد و نود و دو هجری در او در وفات یافت -
مولوی نعمت اللہ فرنگی محلی بن ملا نور اللہ بن ملا محمد ولی بنده قاضی غلام مصطفی تحصیل
علوم رسمیه بخدمت والد ماجد و عم خود ملا ظهور اللہ نموده در ابنای جنس سر بر آورده بقنون عقلی و
نقلی خصوصاً در حل ریاضیات ید طولی داشت وی از بس خیف الجته و نازک دماغ بود با کسی
تمام تکلمی فرمود که جلیس قریش سخن او بدقت می فهمید ابتدا بعد شاهی منصب عدالت فیض آباد
داشت بعد برای چندی بمقتضای اتحاد حکیم کاظم علی خان موالی و نیز با ستدعای رئیس سمت
بروده ملک گجرات تشریف برده در سن هزار و دصد و نود و دو هجری جهان بے بود را پذیرد و منسرمود

رضوان اللہ علیہ

مولوی نعیم اللہ پراچینی علوی نسباً حنفی زنده بآ محمدی مشرباً با بعد تکمیل علوم ظاہری بقصد اکتساب
طریق باطن کمر همت بسته بر آستانه فیض آشیانه حضرت مرزا منظر جان جانان قدس سره جمعین
نیاز سوده در مدت چهار سال اکتساب برکات طریقہ علیہ منظریه نمود و بمرتبه کمال رسیده
اجازت مطلقه یافته بوطن مالوف مراجعت فرمودند و سرع و توکل و قناعت شعارشان بود و در
بلده لکنو بجای بنگالی تولد برخی از ایام اقامت فرمودند و مسجدی بنا کردند و بهر دست طالبان حق
می پرداختند از تالیفات او شان کتاب معمولات منظریه مشهور است و وفات شان در بلده پراچ
بسال دوازده صد و هجده هجری اتفاق افتاده هم در آنجا مدفون شدند رحمة اللہ علیہ -
مولوی نعیم اللہ فرنگی محلی ابن ملا حبیب اللہ ابن ملا محب اللہ فرنگی محلی برادر خود مولوی
ولی اللہ تحصیل کتب و رسیده بتکمیل رسانیده بخدمه نشی بر برده در علم حساب و فرائض مبارکی
کامل داشت شانزدهم شوال شب شنبه سال دوازده صد و هشتاد و دو هجری داعی اجل را

بسیک اجابت گفته بخلد برین شرافت مولوی لطف اللہ مادہ تاریخ و فائش چنین یافتہ

مصرعہ بقصر جنت الما پایش دیدم

حاجی نعمت اللہ نوشہری اناولاد ملا مہدی علی کروی است شاگرد و شیخ ابوالسلام

امان اللہ شہید صاحب ورع و تقوی بود بسال یازده صد و ہشتاد و دو ہجری وفات یافت

مولوی تقی علیخان بریلوی ابن مولوی رضا علیخان ساکن بریلی روہیل کھنڈ غرہ رجب

سال چیل و ششم صدی سیزدہم ہجرت متولد شدہ بخدمت والد ماجد خود تعلیم و تربیت یافتہ از استفادہ

علوم درسیہ فراغ حاصل کر وہ ذہن ثاقب و رای صائب و ہشت خالق تعالی ویرا بعقل معاش

و معاد ممتاز قرآن آفریدہ بود علاوہ شجاعت جلی بصفہ سخاوت و تواضع و استقامت موصوف بود

و عمر گرانمایہ خود با شاعت سنت و انال بدعت بسر بردہ اعلان مناظرہ دینی مسلمی بنام تاریخی

اصلاح ذات بین بتاریخ نسبت و ششم شعبان سال دوازده صد و نو و سہ ہجری شائع فرمود

و در مسئلہ امتناع مماثلت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سعی موفورہ بکار بردہ کہ رسالہ تنبیہ الجمال

بان خبر میدہد و بسال نو و دو چہارم صدی سیزدہم بخدمت سیال رسول مارہروی بیعت نمودہ

مثال خلافت و اجازت جمیع سلسل جدیدہ و قدیمہ و سند حدیث حاصل کرد و بسال نو و پنجم صدی

سیزدہم زیارت حرمین شریفین شرف اندوز شدہ از سید احمد زین و حلان و غیرہ علمای بکرہ معظمہ

مکرراً علم حدیث را استناد کردہ سلخ ذیقعدہ سال نو و دو ہفتم صدی سیزدہم ہجرت داعی اجل البسیک

اجابت گفته بروضہ رضوان پیوست روح اللہ روحہ و نور فرجی تصانیفہ الغائفہ الکلام الاوضح

فی تفسیر الم نشرح مجلدیست ضخیم وسیلۃ النجاة در سیر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرور القلوب فی ذکر المحبوب خلاصہ وسیلۃ النجاست جو اہر البیان فی اسرار الارکان در بیان

صوم و صلوة و غیرہ ارکان دین اصول ارشاد تصحیح مبانی الفساد و ابطال بدعت نجدی ہدایۃ

الہدیۃ الی الشریعۃ الاحمدیہ در رد فرق متعددہ کہ درین زمان بفساد انگریزی انگشت نمائند

اذقۃ الاثام لما نعی عمل المولد و التیام ازاتۃ الاوہام بروفرقہ نجدیہ تزکیۃ الایقان سنی رو

تقویۃ الایمان فضل العلم و العلماء الکواکب الزہراء فی فضائل العلم و آداب العلماء الروایۃ الرویہ فی

الاخلاق النبویۃ التقاؤۃ التقویۃ فی الخصال النبویۃ لکۃ النبراس فی آداب الاکل و الشرب

اوخلہ المدیحہ و حقہ الجنان -

میر نور الہدی اورنگ آبادی ابن سید قمر الدین اورنگ آبادی تاریخ مقصدہم ربیع الاول سال یکتراد یکصد و پنجاہ و سہ ہجری در اورنگ آباد متولد شدہ شاگرد و مرید پیر خود پیر شازدہ سالگی از تحصیل علوم در سیلخ حاصل کردہ قرآن مجید حفظ نمود و ہمراہ پیر بزرگوار بپارت حرمین شریفین کامیاب شدہ بوطن مالوف واپس آمد عمر گرانمایہ بافادہ و تدیس گذرانیدہ و بر کتاب مظہر النور مصنفہ والد خود شرحی نوشتہ سال وفاتش معلوم نیست احسن التالیہ والی والدیہ مولانا نور الحق دہلوی ابن مولانا الشیخ عبد الحق محدث دہلوی شاگرد والد خود و مرید خواجہ محمد مصوم مجددی است در عہد شاہجہان بادشاہ رونق بخش منصب قضای اکبر آباد بود و سے را تصانیف بسیار اندازا بجمہ تیسرا القاری فی شرح صحیح البخاری و شرح صحیح مسلم مشہور اند بجز نور سالگی در سن ہزار و ہفتاد و سہ ہجری رحلت فرمودہ انا اللہ وانا الیہ راجعون

ملا نور الحق فرنگی محلی خلف اکبر ملا احمد انوار الحق بن ملا احمد عبد الحق عالم ظاہر و باطن خلیفہ خاص والد ماجد خود بود بتدیس علوم و یاد آئی مشغول می ماند و بیاسداری خاطر بندگان خدا و انکسار نفس شہرتی داشت بست و سوم ربیع الاول شب یکشنبہ سال دوازده صد و سی و ہشت ہجری رحلت فرمودہ شعرائی وقت تاریخ فوتش بسکک نظم کشیدند از ان جملہ بسمل گفتہ قطعہ بے تاریخ ترحیلش جو بسمل در معنی بہ کلک فکری مسفت بہ سر و ش غیب ناگہ بادل نازہ بسوی حق برفقہ نوح گفت بہ دیگری انجین گفتہ قطعہ آن نور کہ بود نور انوار بہ در نور جو آن ظہور پیوست بہ دل کرد خیز ز نور پاکش بہ در جلوہ نور نور پیوست بہ شاعرے دیگر گفت قطعہ سلامہ معصوم لوی نور الحق بہ جازا باجل پیر و بہیات ایوای بہ تاریخ وفات او نمودم مرقوم بہ نور الانوار مرد و بہیات ایوای بہ

نور الدین محمد ترخان سفید ولی نوری تخلص جامع اقسام ہندسہ در ریاضی و نجوم و حکمت و کلام از جملہ مصاحبان ہما از نصیر الدین محمد ہمایون شاہ بود بذل وجود و نثار دایثار و خوش صحبتی داشت بنا بر ان بخطاب ترخان مفاخرت یافت در اشعار و یوانی ترتیب دادہ چونکہ جاگیر دار پکنہ سفیدون از توابع سر ہند بود انداوی را سفیدونی می گفتند و را و اول عہد

جلال الدین محمد اکبر شاہ سال ہشتاد و شش ہجری جوئی آبی اندریای چین کندہ زانما چھا
 کوہ بجانب کرنال ہر وہ کہ مردم ازان آب زراعت کردند و باعث رفاه عامہ رعایا گردید چون
 آن نہر بقرب بہمان ایام کہ شاہزادہ سلیم بجان شیخ سلیم چشتی تولد یافته با تمام رسیدہ و اکبر شاہ شاہزادہ
 سلیم را شیخو با میگفت آن نہر را باسم شیخوئی موسوم کردند کہ ازان سال تا ماش نیز برمی آید و نی کبسر
 نون ویای شناہ تھائی معروف بزبان ہندی جوئی را گویند زمانیکہ اکبر شاہ بر سر حکیم مرزا دکن
 ہشتاد و نہ ہجری لشکر کشید خان مذکور تخلف نمودہ از پنجاب بازگشتہ بجا گیر خود رفت
 این معنی موجب بدگمانی برود شد بعد از مراجعت بفتح پور رسیدہ ویرا بی پای حساب کتاب کشیدہ
 چند سال آزارش کردند آخر شکستگی تمام از روگنا در ست بحال و راہ یافتہ چون اکبر شاہ بسال
 ہشتاد و نو و چہار ہجری جانب ایک تشریف فرما شد وی را بتولیت مقبرہ ہمایون نامزد فرمود
 ہما بجا بہمان سال وفات یافت

مولانا شیخ نور الدین احمد آبادی کجراتی ابن علج الحسین الشرفین شیخ محمود قدس سرہا
 ولادت ایشان دہم جمادی الاولی سال یکزار و شصت و سہ ہجری وقوع یافته از بدو فطرت
 واصل جبلت داعیہ خدا طلبی و طلب علمی در سر داشتہ چنانچہ کتاب گلستان سعدی علیہ الرحمۃ
 و صغریں بامعانی پیش والدہ ماجدہ خود در ہفت روز خواندہ بود تحصیل اکثر علوم ظاہری از
 اخوند مولانا احمد بن اخوند مولانا سلیمان نمودہ و علم باطنی و قرأت و حدیث و خدمت سید محمد
 ابوالمجد محبوب عالم با تمام رسانیدہ خلافت و ارادت سلسلہ شہروردیہ و جمیع سلاسل از آن جناب
 داشتند و در علم عربیت یگانہ آفاق بودند شہرہ علم مولانا در تمام اطراف و کناف عالم رسیدہ
 مردمان دور و نزدیک از اطراف رسیدہ در مدرسہ موسومہ بہایت بخش سکونت و زیدہ میل
 علم از مولانا سے نمودند و فراخور خود موظف سے بودند ہزار ہا مردم از صحبت کثیر البرکت
 ایشان بر تہ کمال رسیدند یا بجلہ ذات شریفش نمونہ بزرگان پیشین بود علاوہ او داد و وظائف
 مقررہ روزانہ یک ختم قرآن مجید میکرد و ہر شب دو بار صلوٰۃ اللیل میگزارند و ہر بار کہ پہلو
 میگردانیدند ہزار بار زود شریف سے خواندند و از عمر پانزدہ سالگی تا آخر ربیعین و اعتکاف
 فوت نہ شدہ در ہزار و پچہل و سہ ہجری بزیارت حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرفاً

و تعظیم مشرف شده ب وطن خود مراجعت نمودند چون عمر گرامی نبود و یک سال کامل رسیده
 بنصف النهار یوم سه شنبه نهم شعبان سال هزار و یکصد و پنجاه و پنج هجری بوصول ذوالجلال
 پیوستند و بجا نگاه خود متصل مدرسہ ہدایت بخش زیر زمین آسوندند اعظم الاقطاب تاریخ و فائش
 یافته اند و با شکر مرقدہ تصانیف و تالیفات در ہر علم دارند کہ شمارش یکصد و ہفتاد و چند کتب
 رسیده انا بجملة تفسیر مختصر کلام اللہ و التفسیر النورانی للسیب المثنائی دو از دہ ہزار بیت و تفسیر
 سورہ بقرہ رسمی ب تفسیر ربانی سی ہزار بیت و حاشیہ بر اوایل تفسیر بیضاوی و نور القاری شرح صحیح
 بخاری و حاشیہ قومیہ بر حاشیہ قدیمہ و حاشیہ شرح موافقت و حل المعادک حاشیہ شرح المقاصد و
 حاشیہ شرح مطالع و حاشیہ تلویح و حاشیہ عنندی و معول حاشیہ مطول و حاشیہ شرح وقایہ
 و حاشیہ شرح ملای جامی بر کافیہ و حاشیہ منہل حاشیہ شمسیہ در منطق و حاشیہ تمذیب المنطق
 و طویق الامم شرح مفصّل الحکم لابن العزلی مدرسہ ہدایت بخش محمداکرم الدین مخاطب
 شیخ الاسلام خان صدر صوبہ احمد آباد کہ مرید و شاگرد مولانا بود بصرف یک لک و چند ہزار روپیہ
 برای مولانا موصوفت در سن یک ہزار و یکصد و دو ہجری بنا نمادہ و در سال یک ہزار و یکصد و نہ ہجری تلم رسیده
 شیخ نور الدین رفیقی کشمیری ابن عبد اللہ بن مصطفی رفیقی کشمیری بسال دو از دہ صد و
 پنج ہجری متولد شدہ و از عم زاد خود شیخ طیب بن احمد بن مصطفی علوم معارف اخذ کردہ و
 کتاب دیگر علوم متعارفہ بحدیث مولوی محمد حسن بن نظام الدین نمود و با کثر بلاد سیر و
 سیاحت کردہ بصحبت مشایخ وقت رسیده مستفید گشت و تمام عمر بچردماند و طبع موزون
 داشت اشعار لطیفہ و ایات نیفہ از یادگار اند نہم رجب سال دو از دہ صد و ہفتاد
 و ہشت ہجری رحلت کرد

علا نور محمد کشمیری المشہور بنور بابا پتلو شاگرد ملا عبدالستار کشمیری بود و در وہلی از مولوی
 حسام الدین محمد وقاضی مستعد خان وقاضی مبارک تحصیل علوم کردہ بکشمیر آمدہ با فادہ واقف
 طلبہ علوم بسری بود و بہر مطول و خیالی تعلیقات نوشتہ چہارم ربیع الاول سال یازدہ صد و
 نود و پنج ہجری رحلت فرمودہ در مقبرہ داتا گنج بخش واقع کشمیر مدفون گشت

حرف الواو

مولوی وارث علی سندیلی ابن شاه امین افشیدن شاه و صفت العبدین مولوی فضل
 بن شاه غلام علاء الدین مخدوم زاده سندیله بسال دوازده صد و چهارم هجری متولد شده ابتداءً
 از مولوی احمد بخش سندیلی تعلم نموده زان بعد بخدمت مولوی نورالحق لکنوی و مولوی سراج الحق
 لکنوی و مولوی جعفر علی ساکن کسمندی و مولوی مظفر علی سوداگر لکنوی و حکیم نسب زنده حسین
 فرخ آبادی تلمذ کرده بهره دانی برداشت و بتدریس طلبه و مطب مرضی کوشش بلیغ داشت
 مرید و خلیفه جد خود و سجاده نشین درگاه مخدوم صاحب بود و پنجم رمضان سال دوازده صد و
 چهل و هفت هجری رحلت فرموده اندرون احاطه درگاه مخدوم صاحب واقع قصبه سندیله پنجگانه هجری
شیخ وجیه الدین علوی گجراتی بماه محرم نصد و یازده هجری درجا پانیر مضاف گجرات
 متولد شده اکتساب علوم ظاهری بخدمت ملا عماد طاری کرده بملقه ارادت شیخ فاضل درآمده
 جامع کمالات ظاهر و باطن گردید حق سبحانه و تعالی ویرا منظر اسم شانی گردانیده بود هر روز جمعه
 کثیر و جی غیر مرضی باستانه آورده التماس دعای نمودند و اثر آن زودی یافتند با جمله خلایق را
 پیوسته از انقباس متبرکنا و فیض میرسید و منزل او مقصد اقصی اکابر و اختیار روزگار بود با این هم
 مداومت تدریس و شغل زمام تصنیف از دست نمی داد و در وضع و لباس امتیاز از احاد و اناس
 نداشته بجامه درشت اکتفا میکرد و هر چه از فتوحات بدو میرسید بدل و ایثار می نمود چون بعد
 سلطان محمود گجراتی شیخ محمد غوث گوالیاری معنی جواهر خمسہ گجرات دارد شده شیخ علی متقی
 که از مشایخ کبار و علمای بزرگوار آن دیار بود فتوی بقتل شیخ محمد غوث نوشت سلطان محمود
 گجراتی نفاذ آن موقوف بر ارضای شیخ وجیه الدین فرموده شیخ وجیه الدین گفت تا که اورا نمی بینم
 در باب این فتوی حرفی نزعم هرگاه شیخ وجیه الدین با شیخ محمد غوث دوچار شده دفعه شیف
 جمال کمالش گردید و استفتا را پاره پاره کرد شیخ محمد غوث از آن مملکت نجات یافته مرجع انام
 معتقد غلبه حکام آنرا برگشت شیخ وجیه الدین تاریخ بست و نهم صفر روز یکشنبه سن نصد و
 نود و هشت هجری رحلت فرموده با احمد آباد گجرات مدفون گردید در آیه کریمه و لهم جناست
 ان فردوس نزلاتا ریخ فوتش یافته تصانیف العالیه حاشیه تفسیر بیضاوی شرح انجم دراهمون

حدیث - شرح عضدی - حاشیہ تلویح - حاشیہ بزودی - حاشیہ ہدایت الفقہ - حاشیہ شرح وقایہ
 حاشیہ بسطول - حاشیہ مختصر - حاشیہ تجرید - حاشیہ صفہانی - حاشیہ شرح عقاید تفتازانی - حاشیہ بر حاشیہ
 قدیمیہ محقق ودانی - حاشیہ شرح موافق - حاشیہ شرح چینی - شرح تحفہ شاہیہ - شرح رسالہ
 ملا علی قوشچی - حاشیہ فوائد ضیائیہ - شرح ارشاد قاضی شہاب الدین دولت آبادی - شرح
 ابیات منہل - شرح جام جهان نادر تصوف - شرح کلید مخازن - رسالہ حقیقہ محمدیہ صلح جاپانیر
 بفتح جیم معجم عربی و بای فارسی مقصودہ بین الفین و کسرون و بای تختانی جمہول و در آخر ایام مہمل
 شہر سیست از بلاد گجرات دکن -

مولانا وجیہ الدین پانپلی دانشمند شہر و استاد دولت دزد ہر دور معتمد و ممتاز بود و در آخر مرید
 شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ شد و کمال اعتقاد باو داشت قبرش بر سر حوض شمس دہلی
 است بخیرہ قاضی کمال الدین حیدر خان و قلع خان کہ نسبت تلمذ بمولانا داشتند رحمۃ اللہ علیہ
 مولوی وزیر علی سندیلی ابن مولوی انور علی ابن مولوی اکبر علی ابن مولوی حمد اللہ سندیلی
 بمقام کلکتہ تحصیل علوم خصوصاً ادب عربی را کا حقہ تکمیل رسانیدہ و سنگا ہی پیدا کرد و چند دیوان
 اشعار عربی دار بعد سے کلکتہ دو صد و پنجاہ روپیہ مشاہرہ سے یافت و مدرس بود بزبانیکہ فی الدین
 حیدرہ فرمان روای لکھنؤ بود بکلکتہ رحلت نمود

سید شاہ ولی اللہ دہلوی ابن سید ابوالقاسم تہمت بہ صفات بزرگی در فضیلت و حالت
 نیک شاگرد محمد تہمت اللہ ٹٹوی بود و رامادا انشا و شعر طبع صدائی و کافی داشت از نتائج
 طبع و قادتش نسخہ جامع حنفیہ المجاس متضمن چند علوم یادگار است در ہزار و یک صد و پنجاہ
 ہجری بموضع جلست پور در گذشت

مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی نام نایش لقب گرایش دل اللہ بن عبد الرحیم العمری الحنفی
 النقشبندی المحدث الدہلوی بروز چہار شنبہ وقت طلوع آفتاب تاریخ چہارم شوال سال
 یازدہ صد و چہار ہجری متولد شدہ آتم تاریخی دی عظیم الدین قرار دادہ اند لکن اعدادش
 یازدہ صد و یازدہ می شوند بہ ہجرت سالگی بکتاب نشین شدہ بہفت سالگی قرآن شریف ختم نمود
 و ہمین سال والدینا جدش ویرا بنام ایستادہ کرد و ہجرت نمود و بعد از آن امر فرمود با بچہ کتب فارسیہ

و مختصرات عربیہ خواند و پندرہ سالگی شرح جامی آغاز کرده و در چهارده سالگی مستخرج شدہ و بہ پانزده سالگی شرف بیعت بسلسلہ نقشبندیہ و خرقہ صوفیہ صالحیہ و فرارغ علمی از خدمت والدین یافتہ مجاز درس گردید و والد ماجدش بدین تقریب سامان ضیافت ہر خاص و عام اہل سلام نمودہ طعام بسیر چشمی تمام خوراند و بہفتدہ سالگی وی والد بزرگوارش ازین جہان رحلت فرمود بعد وفاتش سالی چند درس و ارشاد بسر برد کہ فضائل ظاہر و باطن و یرادست داد و طریق فقہای محدثین اختیار فرمودہ و در سن یازدہ صد و چہل و سہ ہجری بزیارت حسین شریفین مشرف شدہ نہانی دران دیار فیض آثار رخت اقامت انداختہ از تلمذ شیخ ابو طاہر مدنی و غیرہ علماء و مشائخ حسین شریفین حظی وافر داشتہ و در سال یازدہ صد و چہل و پنج ہجری بعد ازی سناسک حج از خیر البلدان ہندوستان مراجعت فرمود و ہدایت دارشاد خلائق شہاروی خود صرف می نمود کہ در سال یازدہ صد و ہفتاد و شش ہجری چار فرزند از جنہد کہ ہونکی اولد مرلا بیہ بودند عقب خود گذاشتہ رحلت فرمود رحمۃ اللہ علیہ و علی اسلافہ

اولادہ اعظام مولانا شاہ عبدالغفریز مولانا رفیع الدین مولانا عبدالقادر مولانا عبدالغنی قدس اللہ سرار ہم تصانیفہ الشریفہ فتح الرحمن ترجمہ فارسی قرآن - الفوز البکیر فی اصول التفسیر المسوی شرح الموطا عربی - المصنفی شرح الموطا فارسی - بقول الجلیل فیوض الحرمین - انسان لعین فی مشائخ الحرمین - عقد الجید فی احکام الاجتہاد و التقليد - ہجرات - الطاف القدس - مقالہ بر ضمیمہ فی النصیوہ و الوصیہ - الانصاف - فی بیان سبب الاختلاف - لمعات - سطعات - المقدمۃ السنیہ فی انتصار الفرقۃ السنیہ - نفاس العارفین - شفا القلوب - قرۃ العینین - فی تفضیل الشیخین - البدور البازغہ - زہرا دین - الخیر الکثیر - الانتباہ - الدر الثمین - حجۃ اللہ البالغہ - ازالہ الخفا عن خلافتہ الخلفاء - نفیحات - الجزیر اللطیف فی ترجمہ العبد الضعیف - وصیت نامہ - رسالہ دانشمندی - الفتح الجبیر فیما لا بد من حفظہ فی علم التفسیر - سرور المخزون - مکتوبات المعارف - الاعتقاد الصحیح و غیر ہاروی رحمۃ اللہ علیہ در رسالہ دانشمندی استناد و علم خود باین عبارت تحریر فرمود اما بعد فقیر ولی اللہ ابن عبدالرحیم فن دانشمندی از والد خود کسب نمودہ و ایشان از میر محمد زاہد بن قاضی اسلم ہروی و ایشان از ملا محمد فاضل و ایشان از میرزا جان و ایشان از

امام محمود مشہور یوسف کویج شیرازی و آیتخان از ملا جلال الدین دوانی و آیتخان از والد خود ملا
اسعد بن عبدالرحیم و از ملا مظہر الدین گازرونی و آیتخان ہر دو از ملا سعد الدین تفتازانی
و از سید شریف جرجانی و آیتخان از قطب الدین رازی و آیتخان و ملا سعد الدین تفتازانی ہر دو
از قاضی عضد و آیتخان از ملا زین الدین و آیتخان از قاضی بیضاوی و آیتخان راست سیت
تا ابو الحسن اشعری در کتب تواریخ مشہور و معروف انتہی بلفظہ

مولوی ولی اللہ برہانپوری ابن مولوی غلام محمد ابتدا اکتساب علوم متعارفہ از
والد ماجد خود کردہ و استناد کتب احادیث بکے معظّم از شیخ ابو الحسن آفندی محدث نمود یا از بوطن
خود برہانپور معاودت نمودہ تا حیات والد ہمدرا نجا بتدریس و افادہ طلاب مشغول بودہ بعد
وفات پدر بہ بندرسورت قدم رنجہ فرمودہ متوطن گشت و بافادہ طالبین عمر گرانمایہ صرف
کردہ در سن دوازده صد و ہفت ہجری رحلت فرمودہ بجلہ سید پور منجلیات بلدہ سورت
صورت تدفین یافت

مولوی ولی اللہ فریح آبادی ابن سید احمد علی عالم با عمل فاضل اجل تفسیر نظم الجواہر در
سال دوازده صد و سی و شش ہجری تصنیف فرمودہ فی الحقیقہ نظم جواہرست و از دانش
تاریخ تصنیف مفہوم می شود بسال چہل و نهم صدی سیزدہم رحلت فرمودہ و اللہ بجمعہ
مولوی ولی اللہ لکنوی ابن ملا حبیب اللہ ابن ملا محب اللہ فرنی محل مختصرات بکتاب
والد ماجد خودش و از متوسطات تا سلم الثبوت از عم بزرگوار ملا محمد حسین تحصیل نمودہ بعد فراغ
از تحصیل تکمیل و تحقیق سعی بلیغ بکار بردہ و عمر گرانمایہ بتدریس طلبہ علوم بسر بردہ کہ عالی ازو
فیضیاب شدوی جامع علوم عقلی و نقلی و حاوی فنون فرعی و اصلی بود تصانیف کثیرہ لائقہ
از ویادگار اند ہم صفر سال دوازده صد و ہفتاد ہجری از دارفانی ب عالم جاودانی بمرہشتا و
ہشت سالگی رحلت فرمود حکیم ظہیر الدین تخلص جواد فتحپوری تاریخ وفاتش چنین گفتہ
۵۰۰ کزد فانتش شد ندبی سرو پا بدرع و شرع و فضل و علم و عمل بہ تصانیفہ نفائس الملکوت شرح
سلم الثبوت تفسیر معدن الجواہر حاشیہ ہدایۃ الفقہ بر عبادات و معاملات حاشیہ
بر حاشیہ کمالیہ شرح عقاید جلالیہ حواشی زواید ثلاثہ حاشیہ صدر شرح غایۃ العلوم و معارج العلوم

تذکره المیزان - تکرار شرح سلم ملا احمد علی حق - تکرار شرح سلم ملا حسن - رساله تشکیک کشف الاسرار
 فی خصائص سید الا برار سعاده المؤمنین و تنبیہ الغافلین فی مناقب آل سید المرسلین
 آداب السلاطین - رساله عمده الوسائل - رساله اخصان اربعه

حافظ ولی اللہ لاہوری دانشمند تبحر فقیہ و مناظر و اعظم معتبر در عقاید نصاری بدی طولی داشت
 علوم متداوله از مولوی غلام رسول قلعه والا و مولوی نواح احمد ساکن کهای کوٹلی و مولوی احمد الدین
 بگوی حاصل کرده مرجع مستفتیان لاہور بود در جامع مسجد لاہور بہر آدینہ و عظیمی کفایت مباحثہ نبوی
 و تصیانتہ الانسان من وسوسۃ الشیطان و ابحاث ضروری از تصانیف وی یادگار اند بر وزجہ
 وقت ظهر بست و چہارم جمادی الاولی سال دوازده صد و نود و شش ہجری بمصر اہمال حلت فرمود

حرف الباء

ہمایون شاہ نامش نصیر الدین محمد بن بابر بادشاہ موسس بنیان سلطنتہ تیموریہ در ہندوستان
 بادشاہی بود بہ لکی ملکات پیراستہ و جمیع فضائل کمالات صوری و معنوی آراستہ در علوم
 ہیأت و نجوم و سایر علوم عربیہ بی نظیر و مربی اہل فضل و کمال و مرجع اہل تقوی و صلح یکدم
 بی وضو بودی و نام خدا و رسول صلعم بی طہارت بر زبان نراندی و نجش و دشنام بر زبانش
 نگذشتی و بحالت نہایت خشم مقرب را بگفتن ای سفیہ کفایت کردی در خانہ و مسجد ہرگز بہ نہادن
 پای چپ سبقت نکردی حیاء و مروت تمام داشت الغرض تاریخ ہفتم ربیع الاول سال ہصد و
 شصت و سہ ہجری شاہ دین پناہ بالای بام کتب خانہ برآمد و در عین فرود آمدن موذن بانگ
 نماز برزد و بخت تعظیم اذان بادشاہ بنشست و بوقت برخاستن عصا خطا کردہ پالش بلغزید
 و از چندینہ پا غلطیدہ بزین افتاد و بہ پانزدہم ماہ مذکور این عالم ہونار را پدید فرمود مولانا قائم
 کاہی تاریخ رحلتش چنین گفتہ قطعہ ہمایون بادشاہی بالکسعی بنہار دکس چو ادشا ہنشی بادشاہ
 تہام قصر خود افتاد ناگہ بہ وزان عمر عزیزش رفت بر باد بیابی تاریخ او کاہی رقم زد بہ ہمایون بادشاہ
 از بام افتاد بہ سنین عمرش پنجاہ و یک سال و مدت سلطنت بست و پنج سال و کسری بود

انار اللہ مرشدہ

حاجی ہاشم سندھی ولد عبد لغفور شاگرد و مخدوم ضیاء الدین اقدم و شہر علمای برآمدہ بر اکثر علما